

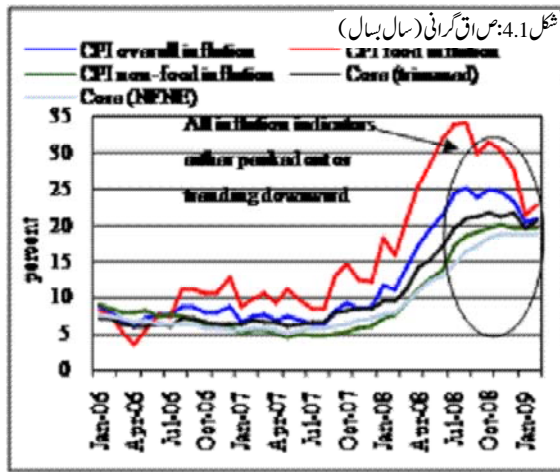
## 4 زراور بیکاری

### 4.1 زری پالیسی

پاکستان کو درپیش سنگین معاشی عدم توازن<sup>1</sup> کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2009ء کے آغاز میں حکومت نے ایک جارحانہ معاشی استحکام پروگرام کا آغاز کیا۔ معاشی استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں ہی اسٹیٹ بینک نے اپنی زری پالیسی کو مزید سخت کیا تھا۔ 13 نومبر 2008ء کو ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 200 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا گیا، اس طرح مئی 09ء کے دوران اس میں مجموعی طور پر 300 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔<sup>2</sup>

مذکورہ زری اقدام سے خسارے کی تسلیک کے لیے مقررہ حد سے بھی مدد ملی اور اس کے ذریعے مالیاتی پالیسی کو زری پالیسی سے ہم آہنگ کرنا ممکن ہوا۔ مزید برآں، مارچ تا اکتوبر 2008ء کے دوران شرح مبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں سے زری پالیسی کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔

مذکورہ اقدامات کے مثبت نتائج برآمد ہوئے کیونکہ معیشت میں موجود طلب کے شدید دباؤ میں بالآخر حالیہ مہینوں کے دوران کی آنا شروع ہو گئی ہے (دیکھئے جدول 4.1)۔ اس کی عکاسی ذیل میں دی گئی پیش رفت سے بھی ہوتی ہے۔



1۔ گرانی کے دباؤ میں کمی: فروری 2009ء میں سال بسال صارف اشاریہ قیمت گرانی کم ہو کر 21.1 فیصد ہو گئی ہے جو کہ اگست 2008ء میں 25.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی (دیکھئے شکل 4.1)۔ اسی طرح صارف اشاریہ قیمت کے غذائی جز میں بھی تیزی سے کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے۔ اشاریہ کرایہ مکان<sup>3</sup> میں اضافے کے سبب غیر غذائی جز کی شدت فروری 2009ء تک برقرار رہی۔ اگرچہ ملک میں گرانی کے دباؤ کو کم کرنے میں اہم ایندھنوں کے عالمی نرخوں میں تیزی سے کمی نے اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم توقع

<sup>1</sup> اکتوبر 2008ء میں گرانی کا دباؤ شدت کا حامل تھا اور عمومی گرانی بڑھ کر 25 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ زری گرانی بھی (20 فیصد ہونے لگا اور تیزا شدہ اوسط) 21.7 فیصد ہو گئی تھی۔ دوسری جانب، درآمدی بلوں کی بلند نمونے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ مزید ابتری کا شکار ہو گیا۔ اگرچہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں تیل پر زراعت میں کمی اور زراعتی اخراجات میں کمی کے باعث مالیاتی خسارہ کم ہو گیا تھا تاہم جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران خسارے کی مسلسل تسلیک کے نتیجے میں طلب کے دباؤ پر مطلوبہ اثرات مرتب نہیں ہو سکے۔

<sup>2</sup> قبل ازیں اسٹیٹ بینک نے 30 جولائی 2008ء میں اپنے پالیسی ریٹ میں 100 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا تھا۔

<sup>3</sup> اشاریہ کرایہ مکان 23 فیصد صارف اشاریہ قیمت یا تقریباً 40 فیصد صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی پر مشتمل ہوتا ہے، اس میں فروری 2009ء میں 18.5 فیصد سال بسال گرانی دیکھی گئی جو ستمبر 2008ء میں 15 فیصد تھی۔

ہے کہ معاشی سست روی کے نتیجے میں گرانی مزید پست سطح پر آئے گی۔

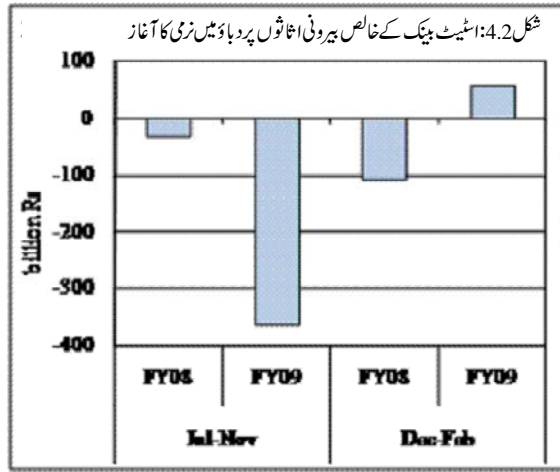
2۔ درآمدات کی طلب میں نمایاں کمی، خصوصاً غیر غذائی غیر توانائی درآمدات میں۔<sup>4</sup> ایک جانب، درآمدات میں تیزی سے کمی کے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ پست سطح پر آ گیا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ دسمبر تا فروری م س 09ء کے دوران ترسیلات زر اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں معتدل اضافے

سے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر، خصوصاً مرکزی بینک کے پاس موجود ذخائر کے تیزی سے سکڑنے کے عمل میں خاصی کمی آ گئی۔ اس پس منظر میں دسمبر تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہونے والا اضافہ حوصلہ افزا ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔

3۔ نجی شعبے کے قرضوں کی پست نمو۔

دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 4.6 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 11.7 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ قرضہ جاتی معیار<sup>5</sup> کے باعث کچھ بینکوں نے نجی شعبے کو قرضوں کے اجرا میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا جبکہ، نجی شعبے کے قرضوں کی طلب بھی سست روی کا شکار رہی۔<sup>6</sup> درآمدات میں کمی کے علاوہ امریکہ اور یورپی یونین کی منڈیوں میں اقتصادی سست روی، ٹیکسٹائل صنعت کے ساختی

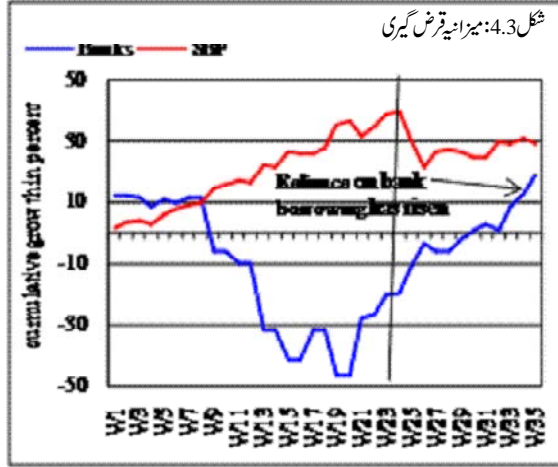
مسائل کی وجہ سے پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی اور کپاس و فولاد جیسے خام مال کی کم لاگت بھی قرضوں کی پست طلب کے اہم اسباب میں شامل ہیں۔



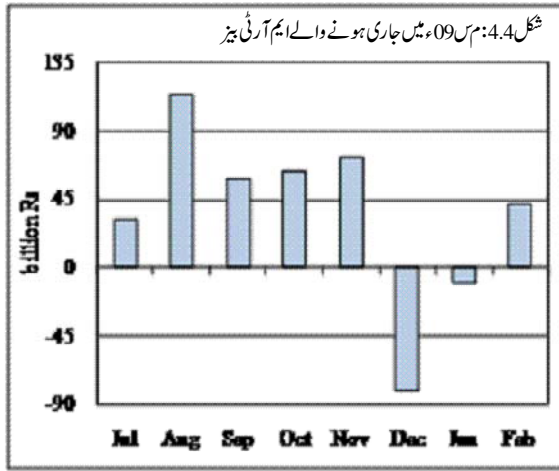
<sup>4</sup> تیل اور غیر غذائی غیر توانائی درآمدات دونوں کی درآمدی طلب میں کمی اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر کے گرنے اور بڑھتے ہوئے شرح سود سے ہوتی ہے۔ درآمدی مقدار میں کمی کے علاوہ تیل کے عالمی نرخوں میں کمی کا بھی زیر جائزہ مدت کے دوران درآمدی بل کی کمی میں حصہ رہا ہے۔ تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتے کا باب ملاحظہ فرمائیں۔

<sup>5</sup> تفصیلات کے لیے سیکشن نجی شعبے کا قرض ملاحظہ فرمائیے۔

<sup>6</sup> اگرچہ مختلف صنعتوں میں معیہ سرمایہ کاری کی طلب کی نمو بلند سطح پر رہی ہے تاہم جاری سرمائے کے قرضوں کی پست طلب کے نتیجے میں نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں کمی آئی ہے۔



4۔ م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیدا ہونے والے طلب کا دباؤ کم ہونا جس کی عکاسی ان امور سے ہوتی ہے (1) م س 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 1.9 فیصد تک آگیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 3.4 فیصد تھا، اور (2) دسمبر 2008ء سے مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری میں خاصی کمی آئی ہے، یہ اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کے تحت مقررہ ہدف کے مطابق ہے (دیکھئے شکل 4.3)۔ حکومت نے جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے 356.4 ارب روپے کا قرضہ لیا جبکہ دسمبر تا فروری کی مدت کے دوران صرف 156.9 ارب روپے کا خالص قرض لیا گیا ہے (دیکھئے شکل 4.4)۔<sup>8</sup>



طلب کے دباؤ اور اس سے منسلک معاشی متغیرات کی بہتری نے خصوصاً نومبر 08ء اور اس کے بعد ملکی سیالیت پر بھی اثرات ڈالے ہیں۔ خصوصاً حکومت و نجی شعبے دونوں کی جانب سے قرضوں کی طلب میں کمی اور خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف کی رفتار میں سستی کے نتیجے میں بینکوں میں وافر سیالیت آگئی ہے۔<sup>9</sup> بین ال بینک منڈی میں روپے کی سیالیت کی دستیابی کے باعث بینکوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں اور وہ قرضہ جاتی معیار و بلند شرح سود کے منڈی کی توقعات سے متعلق خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے خطرے سے پاک قرضہ جاتی وثیقہ جات میں سرمایہ

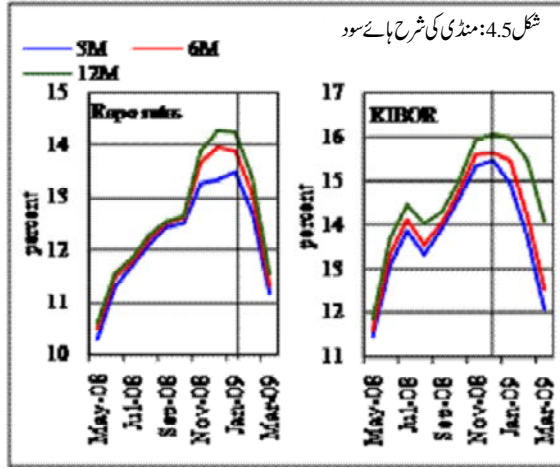
کاری کو ترجیح دے رہے ہیں۔ ان وجوہ سے دسمبر تا فروری م س 09ء میں حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری تیزی سے بڑھی ہے۔<sup>10</sup> اس سے حکومت کو مرکزی بینک کی قرض گیری پر انحصار کم کرنے میں مدد ملی ہے۔

<sup>7</sup> حالیہ برسوں میں طلب کے دباؤ کو بڑھانے کے علاوہ مرکزی بینک سے مالیاتی خسارے کی بھاری مقدار میں مالکاری نے سخت زری پالیسی کے اثرات کو زائل کر دیا۔

<sup>8</sup> اسٹیٹ بینک سے قرض گیری میں زیادہ تر کی دسمبر 2008ء کے مہینے میں مرکز رہی۔ حکومت نے اسی مہینے میں اسٹیٹ بینک کو 133.6 ارب روپے واپس کیے ہیں۔

<sup>9</sup> دسمبر تا فروری م س 09ء کے دوران خالص میزانیہ قرض گیری 102.8 ارب روپے تھی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 161 ارب روپے رہی تھی۔

<sup>10</sup> نتیجتاً، آخر فروری 09ء میں کرنل بینکوں کے پاس ریٹری بل اضافے کے ساتھ بڑھ کر 629.1 ارب روپے تک جا پہنچے جو نومبر 08ء میں 483.9 ارب روپے کی پست سطح پر تھے۔



سیالیت کی موجودہ صورتحال اکتوبر 2008ء میں پیدا ہونے والے عارضی بحران کے بالکل برعکس ہے۔ اس وقت بینکاری نظام کو سیالیت کی شدید قلت کا سامنا تھا جبکہ عالمی مالی بحران کے پس منظر میں مقامی بینکوں کے استحکام کے متعلق پھیلنے والی افواہوں کے نتیجے میں بینکاری نظام سے بھاری مقدار میں امانتوں کے اخراج نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ اسٹیٹ بینک نے مذکورہ حالات کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے بینکوں کو وافر مقدار میں سیالیت فراہم کی تاکہ (الف) ان کی قرضے دینے کی صلاحیت مستحکم رہے اور (ب) بینکاری نظام پر اعتماد کو جلد بحال کیا جاسکے۔

منڈی کی سیالیت کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعانتی اقدامات، روپے کی سیالیت پر طلب کے دباؤ میں کمی اور گرانی کی توقعات کو کم کرنے کے نتیجے میں منڈی کی شرح سود کو مناسب سطح پر لانے میں مدد ملی ہے (دیکھئے شکل 4.5)۔<sup>11</sup> اس کا مطلب ہے کہ مرکزی بینک کی زری پالیسی کی سختی خاصی کم ہو گئی ہے۔

زری پالیسی میں فیصلہ کن نرمی کرنے میں ابھی کئی مشکلات حائل ہیں، جن میں بیرونی کھاتے کی صورتحال اور قومی گرانی کی بے حد بلند سطح شامل ہیں۔ جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات میں کمی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کے اثرات برآمدات کی سست روی کی وجہ سے زائل ہو گئے۔ برآمدات میں کمی کا ایک اہم سبب عالمی معاشی سست روی ہے جس نے ملکی برآمدات کی طلب کو کم کر دیا ہے۔ مزید برآں، یہ خدشات بھی ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک کی معیشتوں میں کساد بازاری مستقبل میں ترسیلات زر اور بیرونی سرمایہ کاری میں سست روی کا باعث بن سکتی ہے۔ خصوصاً دبئی میں معاشی سرگرمیوں کا ماند پڑنا ترسیلات زر پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

اس سے قطع نظر، طلب کے دباؤ میں کمی کے موجودہ رجحان اور بیرونی رقوم کی آمد کا موجودہ تسلسل برقرار رہنے کی صورت میں اسٹیٹ بینک اپنے موجودہ زری پالیسی موقف پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

<sup>11</sup> منڈی میں روپے کی اضافی سیالیت نے نیلامی کی قطع شرح سود پر خاصے اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نیلامی کے عمل میں دو اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں (1) بنیادی نیلامی میں اب قطع شرح سود کا فیصلہ وزارت خزانہ کرتی ہے اور (2) قطع شرح سود اب رقم کی مطلوبہ مقدار پر مبنی ہوتا ہے؛ قطع شرح سود وہاں طے ہوگی جہاں حکومت مطلوبہ مقدار میں قرض حاصل کرے۔

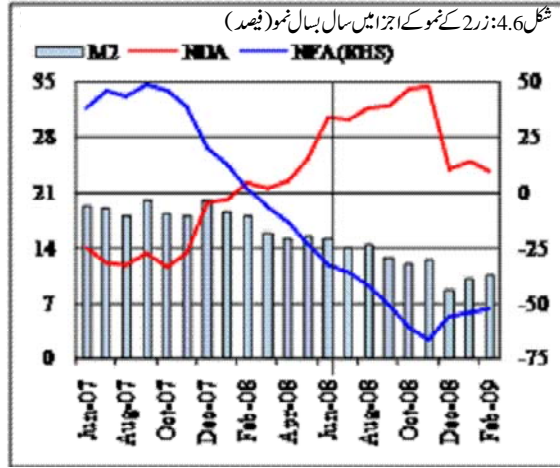
جدول 4.2: زری مجموعے (بھاء)					
ارب روپے					
مالی سال 08ء		مالی سال 09ء		سال بسال نمو (فیصد)	
یکم جولائی تا یکم مارچ	جولائی تا نومبر	دسمبر تا فروری	یکم جولائی تا یکم مارچ	یکم جولائی تا 28 فروری	09ء
267.8	-10.8	116.6	17.9	9.9	زرویچ (زرر)
-226.7	-356.3	54.1	2.7	-52.0	خالص بیرونی اثاثے
-144.7	-363.0	57.7	8.4	-72.9	اسٹیٹ بینک
-82.0	6.7	-3.7	-20.8	64.4	حدولی بینک
494.5	345.5	62.5	21.7	23.0	خالص ملکی اثاثے
325.1	292.4	-79.6	70.0	102.0	اسٹیٹ بینک
169.4	53.1	142.1	16.5	10.6	حدولی بینک
					اس میں شامل ہیں
274.6	270.9	102.8	36.3	55.2	حکومتی شعبہ
296.4	263.1	99.3	39.2	54.7	خالص میزانیہ امداد
332.6	356.4	-56.8	64.1	89.3	اسٹیٹ بینک سے
-36.2	-93.3	156.2	10.5	-4.5	حدولی بینک سے
32.9	54.8	7.2	100.5	56.6	پی ایس اینڈ کوآپریٹو
273.4	145.8	-12.7	17.8	9.1	غنی شعبے کو قرضہ
-87.8	-126.0	-34.7	44.0	31.3	دیگر فہرست (خالص)
					یادداشتی فہرست
582.3	471.5	97.2	24.1	24.0	مجموعی ملکی قرضہ <sup>1</sup>
126.0	-38.6	2.0	16.5	10.7	زربنیاد

<sup>1</sup> سرکاری اور غیر سرکاری قرضوں کا مجموعہ

#### 4.2 زری مجموعوں کی صورتحال

28 فروری مالی سال 2009ء تک زرویچ (زرر) میں 9.9 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی جبکہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 17.9 فیصد کی سطح پر تھا۔ زرر کی نمو میں سست روی کا اہم سبب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہونے والی تخفیف ہے۔ تاہم، 28 فروری 2009ء تک خالص ملکی اثاثوں میں 23 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ زرر کے اجزائے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخر نومبر 2008ء میں زرر کی نمو میں سست روی کے ذرائع میں مراجعتی رجحان کا رفرما ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔ خصوصاً، مجموعی بیرونی توازن میں نمایاں بہتری کی وجہ سے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے دسمبر تا فروری مالی سال 2009ء تک بڑھ کر 54.1 ارب روپے ہو گئے ہیں جبکہ جولائی تا نومبر کے دوران اس میں 356.3 ارب روپے کا غیر معمولی اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 4.2)۔ اس کے ساتھ ساتھ 29 نومبر 2008ء کو 34.5 فیصد کی بلند نمو کے حصول کے بعد خالص بیرونی اثاثوں میں مسلسل سست روی کا رجحان جاری ہے۔ چونکہ بینکاری نظام سے حکومت کی قرض گیری کا عمل بلا تعطل جاری رہا، اس لیے نومبر 2008ء کے بعد

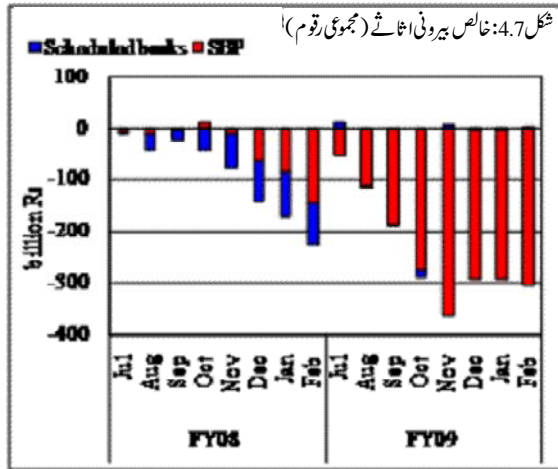


خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی دسمبر تا فروری م س 09ء کے دوران غیر سرکاری شعبے کو دیے جانے والے قرضوں میں سست روی کو ظاہر کرتی ہے۔

### خالص بیرونی اثاثے

نومبر 2008ء کے آخر میں آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والے اسٹینڈ بائی اریجمنٹ (ایس بی اے) سے زرمبادلہ کی منڈی میں استحکام کو بحال کرنے میں مدد ملی، کیونکہ مالی سال 2009ء کے مجموعی بیرونی توازن میں مالکاری کا فرق دور کرنے کے لیے رقوم کی فراہمی کو یقینی بنا دیا گیا۔ آئی ایم

ایف کے قرض کی پہلی قسط کا خالص بیرونی اثاثوں پر کوئی بالواسطہ اثر نہیں پڑا<sup>12</sup>، تاہم جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران اس میں ہونے والی کمی پر قابو پایا گیا کیونکہ (1) درآمدات کی نمو میں خاصی سست روی کے باعث تجارتی خسارہ خاصا کم ہو گیا (2) کارکنوں کی ترسیلات میں تیزی آگئی



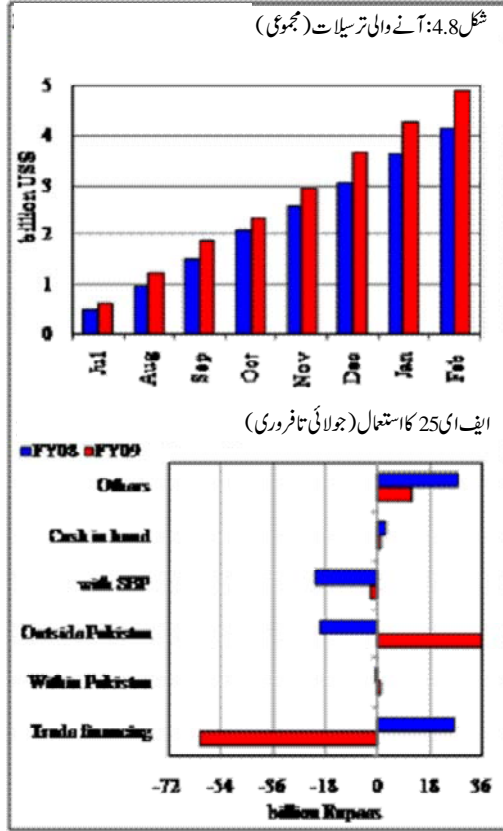
اور (3) ایس بی اے پر دستخط کے بعد دیگر کثیر فریقی اور دوطرفہ ذرائع سے رقوم ملنا شروع ہو گئیں۔ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری کے عمل کا آغاز ہو گیا۔ 29 نومبر مالی سال 2009ء سے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 54.1 ارب روپے کی توسیع نے جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اس میں تخفیف کو کم کر دیا اور یہ 302.2 ارب روپے کی سطح پر آ گئے۔

جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہونے والی کمی میں

بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کا ہے (دیکھئے شکل 4.7)۔ نومبر 2008ء تک درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا جس کا اہم سبب اجناس کے بے حد بلند عالمی نرخ تھے۔ اس پر سب سے زیادہ اثرات پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے نے مرتب کیے۔ جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران تیل کی درآمدی ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کی فراہمی اس کے زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کا باعث بنی اور بیرونی مالکاری میں کمی نے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر دباؤ کو بڑھا دیا۔ اس لیے، جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران اسٹیٹ

<sup>12</sup> اس کی وجہ یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے قرضے کو ادائیگیوں کے توازن کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اس حوالے سے مرکزی بینک پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔





بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 356.3 ارب روپے کی تخفیف دیکھی گئی۔

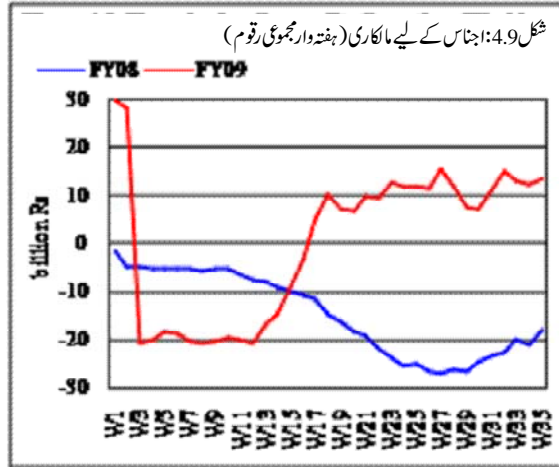
تاہم نومبر میں اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ کے بعد بیرونی ذرائع سے مالکاری میں تیزی آئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تیل کے عالمی نرخوں میں کمی کے درآمدات کی نمو پر مرتب ہونے والے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ درآمدات کی نمو میں قیمتوں کے اثرات کا حصہ دسمبر 2008ء سے منفی رخ اختیار کر گیا ہے۔ آخر میں، فروری 2009ء سے درآمدی تیل کے لیے بین ال بینک منڈی سے زرمبادلہ کی جزوی ادائیگی کا فیصلہ بھی مرکزی بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ میں مزید کمی کا باعث بنا ہے۔<sup>13</sup> مذکورہ وجوہات کی بنا پر دسمبر تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 57.7 ارب روپے کی توسیع ہوئی۔

جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں جولائی تا فروری 2009ء میں 3 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 81 ارب روپے کی تخفیف ہوئی تھی۔ کارکنوں کی ترسیلات میں بھرپور اضافہ اور غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کی واپسی جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے کے ذمہ دار عوامل تھے (دیکھئے شکل 4.8)۔ ان عوامل کا مجموعی اثر اتنا زیادہ تھا کہ مذکورہ عرصے کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا اثر زائل ہو گیا۔

### خالص ملکی اثاثے

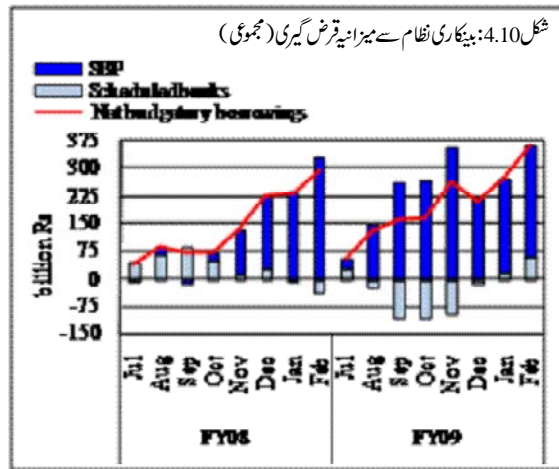
آخر نومبر 2008ء تک بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 34.5 فیصد کی غیر معمولی طور پر بلند نمو ہوئی تھی تاہم بعد کے مہینوں میں اس میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ مذکورہ کمی کے باوجود جولائی تا فروری م س 09ء تک بینکاری شعبے کے خالص ملکی اثاثوں میں 23 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جو م س 08ء کی اسی مدت کے دوران ہونے والی 21.7 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔ اجناسی سرگرمیوں کے لیے دیے جانے والے قرض اور بینکاری شعبے

<sup>13</sup> اس کا سبب یہ ہے کہ فرنس آئل اور پٹرولیم مصنوعات کے درآمدی بل کے لیے زرمبادلہ کی خریداری خصوصی فارم ایم کے تحت کی جاتی ہے اور اس کی منظوری اسٹیٹ بینک کا شعبہ مبادلہ پالیسی دیتا ہے جبکہ ان کی ادائیگی بین ال بینک منڈی سے کی جاتی ہے۔ دیگر کی خریداری کے لیے اسٹیٹ بینک بینکوں کو زرمبادلہ فراہم کرتا ہے۔



سے اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومت کی مسلسل و بلند قرض گیری نے زیر جائزہ مدت میں بینکاری شعبے کے خالص ملکی اثاثوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اکتوبر کے وسط میں اجناس کی خرید و فروخت کے لیے قرضہ جاتی مالکاری میں اضافے کا سبب گندم، چاول اور کھاد کی خریداری تھی جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت کے دوران اس میں مسلسل کمی کا رجحان تھا (دیکھئے شکل 4.9)۔ یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ آخر اکتوبر 2008ء کے بعد سے اجناس کے لیے مالکاری تقریباً اسی سطح پر رہی، جس کا سبب کھاد کی خریداری کے لیے پاسکو کی جانب سے لیے گئے قرضوں کی واپسی میں تاخیر ہے۔



آخر اکتوبر 2008ء تک سرکاری شعبے کی انٹر پرائزز (پی ایس ایز) اور نجی شعبے کے قرضوں کی مضبوط طلب برقرار رہی جبکہ اس کے بعد سے غیر سرکاری قرضوں میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

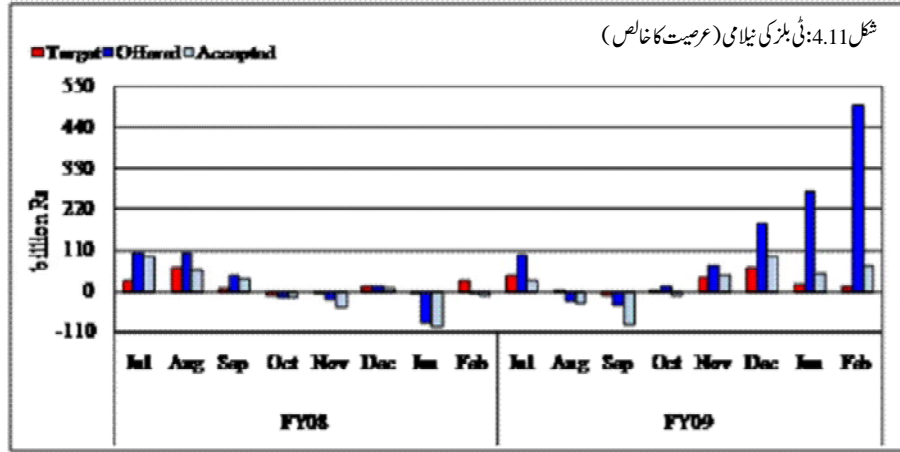
اعانتہ میزانیہ کی مالکاری کے لیے بینکاری شعبے پر مسلسل دباؤ کے باوجود وسط اکتوبر 2008ء سے حکومت کی قرض گیری کے اجزائے ترکیبی میں خاصی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ حکومت نے اسٹیٹ بینک کے کچھ قرضے واپس کر دیے اور اپنی مالکاری

کی ضروریات کو جدید ولی بینکوں سے قرضے لے کر پورا کیا۔ نتیجتاً، 28 فروری مالی سال 2009ء تک خالص اعانتہ میزانیہ کے لیے بینکاری نظام سے لی گئی قرض گیری میں اسٹیٹ بینک کا حصہ کم ہو کر 82.7 فیصد ہو گیا ہے جو 8 اکتوبر 2008ء کی 207.1 فیصد بلند سطح سے خاصا کم ہے۔

#### 4.2.1 اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری

جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری بڑھ کر 362.4 ارب روپے ہو گئی جو مالی سال 2008ء کی





اسی مدت میں 296.4 ارب روپے تھے (دیکھئے شکل 4.10)۔ بینکاری نظام سے قرض گیری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جبکہ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے مالیاتی کھاتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ خسارہ خاصا پست ہوگا، یہ صورتحال مالی سال 2009ء کے سالانہ میزانیے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے۔<sup>14</sup> مذکورہ صورتحال کا سبب بظاہر بیرونی مالکاری<sup>15</sup> کی دستیابی کی پست سطح اور ملکی غیر بینک وصولیوں میں تخفیف ہے جس نے بینکوں کی مالکاری پر انحصار کو بڑھا دیا۔

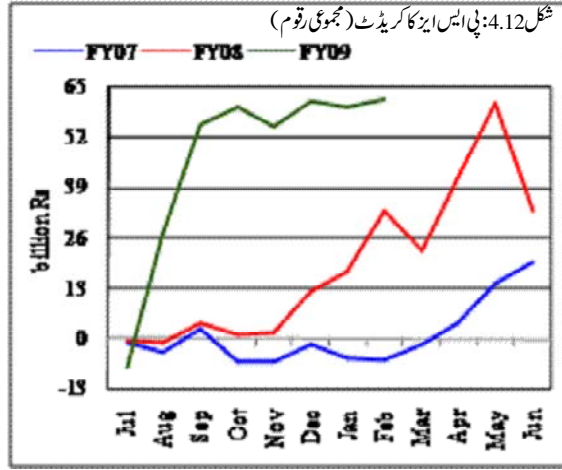
یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ آخر نومبر 2008ء کے بعد سے اعانت میزانیہ کے لیے حکومت کی مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار میں کمی آئی ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) آخر دسمبر 2008ء میں مرکزی بینک سے قرض گیری کی حد کی شرط کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے اسٹیٹ بینک کے منافع کو مرکزی بینک کے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا (2) یکبارگی فروخت اور بازار زر کے سودوں کے تحت 26 تا 31 دسمبر 2008ء کو اسٹیٹ بینک نے اپنے پاس رکھے گئے 22.7 ارب روپے مالیت کے ٹریژری بلز جدولی بینکوں کو منتقل کر دیے (3) مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے لیے بیرونی مالکاری گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم ہے جبکہ خسارے کی مالکاری کے لیے خالص بیرونی وصولیاں مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں خاصی زیادہ ہیں اور (4) نجی شعبے کے قرضوں کی طلب میں کمی اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے متعلق خدشات کے باعث بینکوں نے ٹریژری بلوں کی نیلامیوں میں شرکت کو بڑھا دیا۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک کے پاس منڈی سے متعلقہ ٹریژری بلوں کے ذخائر جو 29 نومبر 2008ء کو بڑھ کر 1,393.4 ارب ہو گئے تھے، وہ 28 فروری 2009ء کو کم ہو کر 1,345.2 ارب رہ گئے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران جدولی بینک نیلامی کی قطع شرح سود پر حکومت کو مالکاری فراہم کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہے

<sup>14</sup> مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کا مالیاتی خسارہ 250.6 ارب روپے (یامالی سال 2009ء کی جی ڈی پی کا 1.9 فیصد) تھا جو کہ مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں 356.3 ارب روپے (یامالی سال 2008ء کی جی ڈی پی کا 3.4 فیصد) تھا۔

<sup>15</sup> مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی مالکاری 37 ارب روپے تھی جو مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں 68 ارب روپے رہی تھی۔

تھے (دیکھئے شکل 4.11)۔ اس لیے حکومت جدولی بینکوں کے پاس رکھے گئے عرصیت مکمل کرنے والے قرضہ جاتی تمسکات کو رول اوور کرنے سے قاصر رہی۔ اس کے نتیجے میں حکومت کو جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کی مدت کے دوران جدولی بینکوں کو 93.3 ارب روپے کا قرضہ واپس



کرنا پڑا۔ تاہم، اس کے بعد سے حکومت کے لیے جدولی بینکوں کی مالکاری بڑھ کر 156.2 ارب روپے ہو چکی ہے۔ کمزور ہوتی ہوئی معیشت اور بینکوں کی جانب سے خطرہ برداشت کرنے کے رجحان میں کمی کی بنا پر قرضوں کی کم طلب سے حکومتی تمسکات میں دلچسپی بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ بینکوں نے شرح سود میں متوقع کمی سے قبل یافت بڑھانے کی کوشش کی۔ اس کی وجوہ یہ تھیں کہ (الف) حقیقی معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث نجی شعبے میں قرضوں کی طلب کم ہو گئی اور (ب) ان کو توقع تھی کہ شرح سود بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ اس

لیے جدولی بینکوں نے 28 فروری 2009ء تک حکومت کو مجموعی طور پر 62.9 ارب روپے فراہم کیے جبکہ مالی سال 2008ء میں 62.8 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔

جدول 4.3: نجی شعبے کے قرضوں کے رجحان

نومبر فیصد میں	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء
جولائی تا ستمبر	-0.1	3.1
اکتوبر	1.5	4.0
نومبر	4.2	5.1
دسمبر	10.5	5.3
جنوری	9.9	5.5
فروری	11.7	4.6

ایک اور عنصر حکومتی وثیقہ جات کی نیلامی کے عمل کی زیادہ قبولیت تھی۔ اول، اب بنیادی نیلامی میں قطع زرخوں کا تعین اسٹیٹ بینک کے بجائے وزارت خزانہ کرتی ہے۔ مزید برآں، قطع شرح سود کے فیصلے اب قرض کی مطلوبہ مقدار پر مبنی ہوتے ہیں جس کے مطابق قطع شرح سود وہاں طے ہوگی جہاں حکومت مطلوبہ مقدار میں قرض حاصل کرتی ہے، بجائے اس کے کہ قرض لینے والا طے کرے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آئندہ حکومتی وثیقہ جات پر یافت حکومتی قرض گیری کے حجم سے متاثر ہوگی۔

پی ایس ایز کے لیے قرضوں کی نمو کا بھی جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران خالص ملکی اثاثوں کو بڑھانے میں اہم حصہ رہا ہے (دیکھئے شکل 4.12)۔ اس کا سبب سرکاری شعبے کی تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی ایک کمپنی اور ایک اہم بجلی کمپنی کے دعووں کے تصفیے میں مسلسل تاخیر ہے۔ جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران پی ایس ایز کو دیے گئے قرضے بڑھ کر 62 ارب روپے ہو گئے جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 31.5 ارب روپے تھے۔

### 4.3 نجی شعبے کا قرضہ (خالص)<sup>16</sup>

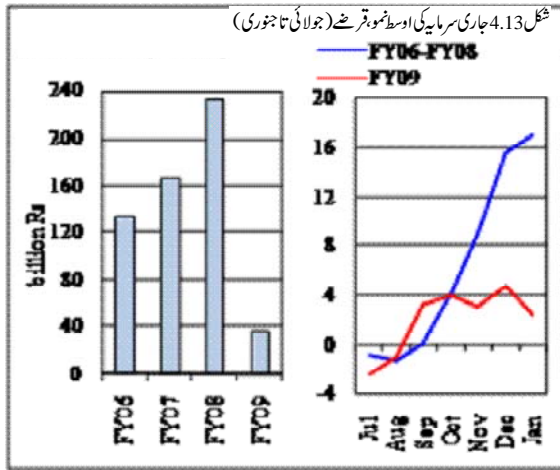
مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکوں کے قرضوں کی کارپوریٹ طلب<sup>17</sup> میں بھرپور سال بسال نمو ہوئی تاہم بعد میں اس میں تیزی سے کمی آئی (دیکھئے جدول 4.3)۔ نتیجتاً، جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں 4.6 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کی

جدول 4.4: نجی شعبے کے قرضے (جولائی تا فروری)		
نمو فیصد میں		
مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	مالی سال 07ء
4.6	11.7	4.6
4.9	11.0	4.9

\* بطور نمونہ کارپوریٹ سے جمع کردہ اعداد و شمار

اسی مدت میں اس کی نمو 11.7 فیصد کی بلند سطح پر تھی (دیکھئے جدول 4.4)۔ اگرچہ قرضوں کے چکر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آئی پی پیز اور او ایم سیز کی جانب سے قرضوں کی یکبارگی طلب کا دو مالیاتی سالوں میں قرضوں کی نمو کو بڑھانے میں اہم حصہ رہا ہے، تاہم مالی سال 2009ء کے دوران اس کا حصہ اتنا زیادہ نہیں ہے جتنا کہ مالی سال 2008ء میں تھا۔<sup>18</sup> تاہم اگر یکبارگی قرضوں کو منہا کر لیا جائے تو جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران قرضے گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 6.1 فیصدی درجے کم رہے (دیکھئے جدول 4.4)۔

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں سست روی کا اہم سبب جاری سرمائے کے قرضوں میں نمایاں کمی ہے، جس کی نمو گزشتہ برسوں کے مقابلے میں پست ترین سطح پر رہی ہے (دیکھئے شکل 4.13)۔



اس کے برعکس جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران مختلف صنعتوں میں توسیعی سرگرمیوں کے باعث طویل مدتی قرضوں کی نمو مضبوط رہی۔ مختلف صنعتوں کے کاروبار میں سست روی کو مد نظر رکھتے ہوئے ظاہری مالیت پر معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں

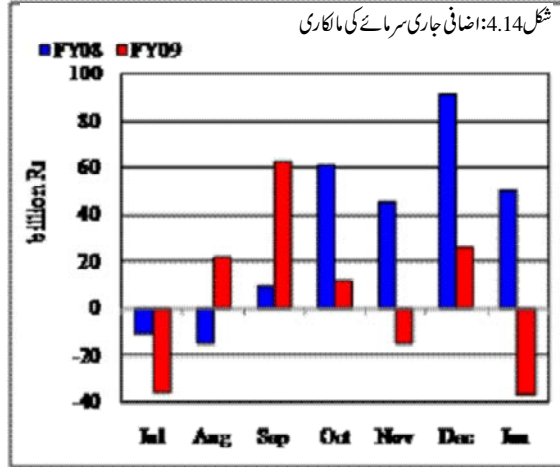
کی نمو حیرت کا باعث ہے۔ اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ خصوصاً بجلی، تعمیرات اور کھاد کے شعبوں میں معینہ سرمایہ کاری کی طلب میں اضافے کا سبب گزشتہ دو سالوں کے دوران ان کی مالی بندش ہے۔<sup>19</sup>

<sup>16</sup> قرضوں کے بیان کردہ اعداد و شمار بینکوں کی جانب سے کارپوریٹ شعبے میں سرمایہ کاری اور قرضوں پر مشتمل ہیں۔ اعداد و شمار زرری جائزے پر مبنی ہیں جبکہ شعبہ دار جائزہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کی مدت پر محیط ہے۔

<sup>17</sup> نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں کاروباری شعبے کے کریڈٹ کی طلب کا حصہ 85 فیصد ہے۔

<sup>18</sup> اس کا جزوی سبب جون 2007ء کی پست تھی۔

<sup>19</sup> مالی بندش سے مراد بینک اور غیر بینک ذرائع سے کسی کمپنی کی منصوبہ جاتی مالکاری کا رجحان ہے (جیسے کارپوریٹ وثیقہ جات، بیرونی مالکاری)۔ جہاں تک بینک سے مالکاری کا تعلق ہے کارپوریٹ اداروں سے سمجھوتے پر دستخط کے بعد بینک معاہدے کی شرائط و ضوابط کے تحت قرضہ دینے کے پابند ہوتے ہیں۔



جاری سرمائے کی ضروریات کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ اگست تا ستمبر مالی سال 2009ء میں قرضوں کی طلب غیر معمولی طور پر بلند سطح پر تھی۔<sup>20</sup> تاہم اکتوبر 2008ء کے بعد یہ خاصی سست روی کا شکار ہو گئی، جو کہ مکمل طور پر بینکاری کی صنعت کو درپیش سیالیت کی مشکلات کی عکاس ہے، جس نے کچھ بینکوں کے قرض دینے کی صلاحیت کو محدود کر دیا۔ علاوہ ازیں، خام مال کی قیمتوں میں خاصی کمی کا بھی کارپوریٹ شعبے میں جاری سرمائے کی طلب کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔

اگرچہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعدد اقدامات<sup>21</sup> کے باعث بینکاری کی صنعت پر سیالیت کا دباؤ آخر نومبر 2008ء میں کم ہونا شروع ہو گیا تھا تاہم قرضوں کے اجرا کی صورتحال انتہائی

جدول 4.5: جاری سرمائے کے قرضوں میں سست روی کے مکمل عناصر

سال ہلال نمونیصد میں

	مالی سال 08ء		مالی سال 09ء	
	جولائی تا جنوری	جولائی تا جنوری	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
جاری سرمایہ کے قرضے *	19.9	2.4	3.3	1.5
صنعتی پیداوار **	5.0	-4.5	-6.2	-4.2
درآمدات	18.9	5.8	34.2	-6.6
برآمدات	5.6	8.0	18.0	1.8
تھوک اشاریہ قیمت (سال ہلال نمونی)	12.7	11.6	35.2	11.7
خام کپاس	26.1	4.0	43.7	-1.9
فولادی سلاخ	30.3	14.4	53.9	28.8

\* جون کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔

\*\* یہ اعداد و شمار جولائی تا دسمبر کی مدت کے ہیں۔

خراب رہی۔ خصوصاً جنوری 2009ء میں جاری سرمائے کے قرضوں میں خالص واپسی کی گئی۔ اگرچہ، جنوری میں جاری سرمائے کے قرضوں میں سست روی ایک عام سی بات ہے تاہم اس مہینے میں قرضے واپس کرنے کی شرح غیر معمولی طور پر زیادہ تھی (دیکھئے شکل 4.14)۔

اکتوبر 2008ء سے جاری مالکاری کی طلب میں کمی غیر متوقع نہیں تھی کیونکہ چند آئی پی پیز اور او ایم سیز آخر ستمبر 08ء تک بینکوں سے اپنی مقررہ حد کے مطابق قرضہ حاصل کر چکے تھے۔ تاہم

معاشی سرگرمیوں میں مسلسل سست روی نے صورتحال کی سنگینی میں اضافہ کر دیا (دیکھئے جدول 4.5)۔ ساتھ ہی کچھ آئی پی پیز کی جانب سے بینکوں کو قرضوں کی واپسی نے بھی جاری سرمائے کی طلب کو متاثر کیا۔ مزید برآں، اثاثوں کی اہم منڈیوں میں مندی بھی قرضوں کی تخمینہ جاتی طلب میں کمی کا باعث بنی جبکہ بعض شعبوں کو درپیش ان کے مخصوص مسائل کا بھی قرضوں کی طلب کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔

<sup>20</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔

<sup>21</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔

جدول 4.6: بلند پور اچھے کے حامل منتخب شعبوں کی سودی کوریج کا تناسب\*

ستمبر 06ء	ستمبر 07ء	ستمبر 08ء
ٹیکسٹائل	2.5	1.8
کیپائی کھاد	7.4	4.5
گاڑیاں	16.9	40.1
ادویات	350.7	144.0
کیمیکلز	9.0	30.9
کافڈ اور گت	16.2	2.5
چمڑا	3.5	9.2
غذا اور ذاتی نگہداشت کی مصنوعات	7.7	9.2
بجلی کی پیداوار و تقسیم	-2.1	-1.5
کل	7.1	7.9

\* یہ اعداد و شمار 23 فروری 2009ء کی سہ ماہی آڈٹ بیلنس شیٹ پر مبنی ہیں۔

مثلاً، امریکہ اور یورپی یونین کی منڈیوں میں سست روی اور ٹیکسٹائل کی صنعت کو درپیش ساختی مسائل کے نتیجے میں ٹیکسٹائل برآمدات کم ہو گئیں، جو جاری سرمائے کی طلب کی پست سطح کا باعث بنی ہے۔ درآمد کنندگان کی جانب سے ٹیکسٹائل کے برآمدی آرڈرز کے تصفیے میں تاخیر کے نتیجے میں بڑی مقدار میں برآمدی مال کا ذخیرہ جمع ہو گیا،<sup>22</sup> یہ بھی جاری سرمائے کے نئے قرضوں میں کمی کا ایک اور اہم سبب ہے۔ اسی طرح، درآمدات کی طلب میں کمی<sup>23</sup> اور کپاس و فولاد جیسے زمروں میں خام مال کی پست لاگت نے بھی جاری سرمائے کی ضروریات کو محدود کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ کارپوریٹ اداروں کو اپنے قرضوں کی ادائیگی کے لیے قوم کی کمی کا سامنا ہے۔<sup>24</sup> علاوہ ازیں، بعض صنعتوں میں سیالیت کی قلت کے علاوہ کچھ کارپوریٹ اداروں کی سودی کوریج<sup>24</sup> کے تناسب میں بگاڑ نے بھی قرضوں کی طلب پر خاصے منفی اثرات مرتب کیے ہیں (دیکھئے جدول 4.6)۔<sup>26</sup>

منتخب شعبوں کے تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ستمبر 2008ء میں سودی کوریج کے پست تناسب کا سبب بلند مالی لاگت اور قبل از سود و ٹیکسوں (ای بی آئی ٹی) کی آمدنی میں کمی ہے۔ یہاں یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ نجی شعبے کے قرضوں کا ایک حصہ زری پالیسی کے شرح سود کے ذریعے سے متاثر ہوا ہے۔ تاہم یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ چند کارپوریٹ اداروں کے ای بی آئی ٹی میں کمی سے فروخت کی پست سطح اور فروخت کی جانے والی اشیا کی لاگت میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

قرضوں کی رسد کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران بینکوں کے پاس قرضوں کی طلب پوری کرنے کے

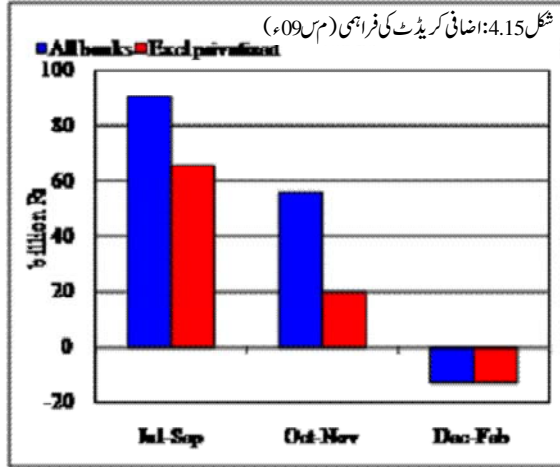
22 تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتے کا سیکشن ملاحظہ فرمائیں۔

23 جزو وائیل کی کم ہوتی ہوئی عالمی قیمتوں اور روپے کی قدر کے گرنے کے سبب۔

24 ممکنہ طور پر اکتوبر 2008ء میں غیر مسدود میوچل فنڈز کی دوبارہ خریداری کا انجماد اور اسٹاک مارکیٹ کا بحران۔

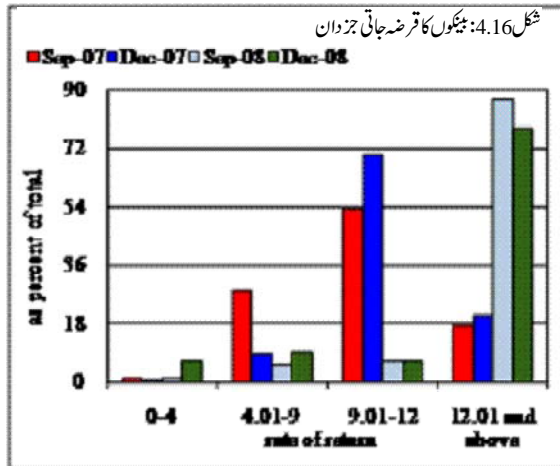
25 سودی کوریج کے تناسب سے مراد سودی ادائیگی سے قبل حاصل ہونے والی آمدنی اور ٹیکسوں و سودی اخراجات کا تناسب ہے۔ اس تناسب سے قابل آمدنی ذرائع پر کسی کمپنی کی قرضے پر سود ادا کرنے کی اہلیت کو جانچا جاتا ہے۔ بلند سودی کوریج کے تناسب کا مطلب ہے کہ کمپنی کی آمدنی سودی ضروریات سے کہیں زیادہ ہے اور وہ کمپنی ممکنہ مالی اخراجات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم، اس تناسب کی پست سطح ظاہر کرتی ہے کہ کمپنی اپنے سودی اخراجات کی لاگت کو ادا کرنے کے قابل نہیں اور کسی بھی مخصوص مدت میں آمدنی میں کمی کے نتیجے میں وہ دیوالیہ ہو سکتی ہے۔ یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ منتخب کمپنیوں کا تناسب اخذ کرنے کے لیے سودی اخراجات کے بجائے مالی لاگت کو استعمال کیا جاتا ہے، جس میں طویل و قلیل مدتی قرضوں پر مارک اپ، مالی اجارہ اور بینک چارجز شامل ہوتے ہیں۔

26 اس کے نتیجے میں چند شعبوں میں آخر دسمبر 2008ء تک غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا۔



لیے وافر مقدار میں سیالیت موجود تھی، جس کی عکاسی اسٹیٹ بینک کے پاس موجود اضافی لازمی ذخائر اور عرصیت مکمل کرنے والے ٹریژری بلز کی سرمایہ کاری سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.15)۔<sup>27</sup> تاہم، اسٹیٹ بینک کے اضافی لازمی ذخائر میں مسلسل کمی اور وسط اکتوبر میں امانتوں کے اچانک بھاری مقدار میں اخراج نے بینکوں کے پاس دستیاب سیالیت پر خاصا دباؤ ڈالا۔ مذکورہ صورتحال نے اکتوبر تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران چند بینکوں کی جارحانہ انداز میں قرضے جاری کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیا تھا۔

اگرچہ بھاری مقدار میں امانتیں نکلوانے کے اقدام نے زیادہ تر بینکوں کو متاثر کیا تاہم بڑے نجکاری شدہ بینکوں کی قرض دینے کی صلاحیت مستحکم رہی۔<sup>29</sup> اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک بڑے



نجکاری شدہ بینک کے علاوہ اس گروپ کے دیگر بینک (1) اکتوبر 2008ء میں ہونے والی سیالیت کی قلت سے زیادہ متاثر نہیں ہوئے اور (2) نومبر کے اوائل میں انہوں نے بحران سے پہلے کی امانتوں کی سطح کو دوبارہ حاصل کر لیا تھا۔<sup>30</sup> دوسری جانب، بعض چھوٹے نجی بینکوں پر امانتوں کے اخراج نے خاصے اثرات مرتب کیے اور اس طرح اکتوبر تا نومبر م س 09ء میں ان کی اضافی قرضے دینے کی صلاحیت خاصی کم ہو گئی۔<sup>31</sup>

جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے کہ اگرچہ اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے نتیجے میں نومبر 2008ء سے سیالیت کی مشکل صورتحال سے باہر آنے

<sup>27</sup> اسی مدت میں نجی شعبے میں کریڈٹ کی غیر معمولی طلب کے باعث بینک کھلوتی وثیقہ جات میں اپنی سرمایہ کاری کو روک کر دینے میں پس و پیش کر رہے تھے۔

<sup>28</sup> اس زمرے میں چار بینک شامل ہیں۔ ایم سی بی، اے بی آئی، ایچ بی آئی اور یو بی آئی۔

<sup>29</sup> یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ اکتوبر تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران بڑے نجکاری شدہ بینکوں کا اضافی کریڈٹ 35.7 ارب روپے تھا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 24.9 ارب روپے تک تھا۔

<sup>30</sup> تفصیلات کے لیے امانتوں کا ٹیکشن ملاحظہ فرمائیں۔

<sup>31</sup> ان کی امانتوں کی مجموعی بنیاد سے تقابل کرنے پر ان کی امانتیں نکلوانے کی شرح خاصی زیادہ تھی۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے باکس 4.2 چھٹی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء۔



جدول 4.7: مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب (فیصد)

دسمبر 09ء	دسمبر 08ء
12.7	11.3
9.2	6.6
* تجارت سے متعلق قرضوں کے سوا	

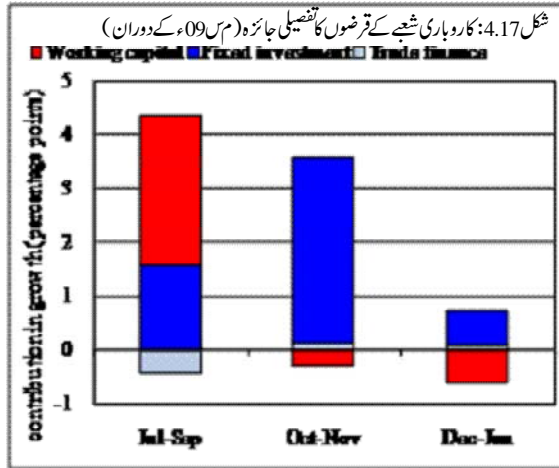
میں کافی مدد ملی، تاہم متعدد عوامل کے باعث بینک، نجی شعبے کو قرضے دینے میں ہچکچا رہے تھے جن میں قرضہ جاتی معیار کی ابتری کے متعلق خدشات، قرضوں کی بازیابی میں تاخیر اور اسٹاک مارکیٹ و ریئل اسٹیٹ جیسے شعبوں میں بڑھتے ہوئے خطرات شامل ہیں۔ قرضہ جاتی معیار کے متعلق خدشات کی عکاسی دسمبر 2008ء میں جاری سرمائے کے قرضوں میں وبائی تناسب سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے جدول 4.7)۔

مزید برآں، بینکوں کے قرضہ جاتی جزدان کی ساخت میں بھی خاصی تبدیلی آئی ہے کیونکہ آخر دسمبر 2008ء تک بینکوں کے مجموعی قرضوں میں

جدول 4.8: مالی سال 09ء کے دوران بینکاری صنعت کی سیالیت کی صورتحال

ارب روپے	جولائی تا ستمبر	اکتوبر تا نومبر	دسمبر تا فروری	کل
خالص ہدف	32.9	40.4	93.3	166.5
خالص پیش کردہ	33.1	80.8	951.8	1,065.7
امانتیں	-129.0	-17.3	106.2	-40.1

سے 78.2 فیصد قرضے، 12 فیصد اور اس سے زائد شرح پر دیے گئے تھے۔ گزشتہ سال کے اسی مہینے بینکوں کے مجموعی قرضوں میں سے 70 فیصد قرضے، 9 تا 12 فیصد شرح سود پر دیے گئے تھے (دیکھئے شکل 4.16)۔ بلند شرح پر قرضے دینے کے لحاظ سے بینکوں کے جزدان میں ہونے والی تبدیلی زری سختی کے اثر کے علاوہ قرض کے خطرے اور حکومتی وثیقہ جات پر منافع میں اضافے کی عکاس ہے۔



بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے باعث کچھ بینکوں نے قرضوں کے معیار کو مزید سخت کر دیا۔ مثلاً، یہ کہا گیا ہے کہ بینک زیادہ تر ایسے منصوبوں کی مالکاری پر توجہ دے رہے ہیں جن میں نقد منافع حاصل کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔ حالیہ برسوں میں بینکوں کی سرمایہ کاری کا ارتکاز زیادہ تر ذخائر، قابل وصول رقم اور معینہ اثاثوں تک رہا ہے جبکہ کارپوریٹ اداروں کو سیالیت کی فراہمی کو ترجیح نہیں دی گئی۔ نادہنگی کی بلند شرح کے باعث بینک اب قرض گیری کی آمدنی کی سطح اور دیگر مالی ذمہ داریوں کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ ان میں قرض ادا کرنے کی صلاحیت کا تعین کیا جاسکے۔ بینک ان شعبوں میں قرضے دینے سے بھی گریزاں ہیں جن کے ذخائر پہلے ہی بلند سطح پر ہیں۔

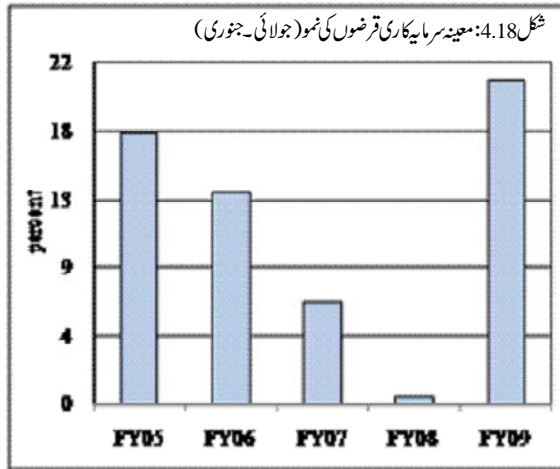
جدول 4.9: مالی سال 09ء کے دوران بینک سے لیے گئے قرضوں کی ساخت				
ارب روپے	جولائی تا ستمبر	اکتوبر تا دسمبر	دسمبر تا فروری	کل
نئی شعبہ	90.3	55.5	-12.8	133.1
پناب ایس ای	63.5	-8.7	7.2	62.0
حکومتی پیپرز میں سرمایہ *	-99.6	30.6	205.4	136.4
* فی بلز (خالص قبول شدہ)				

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے بینکاری نظام سے قرض گیری بینکوں کو ترغیب دیتی ہے کہ وہ اپنے فنڈز ٹریژری بلوں کی خریداری کے لیے استعمال میں لائیں۔ خصوصاً، ستمبر 2008ء تک قرض کی بلند طلب اور معیشت میں گرانی کے دباؤ میں اضافے کے باعث بینک حکومت کو قرضے دینے میں پس و پیش کر رہے تھے۔ تاہم اکتوبر

2008ء کے بعد سے ٹریژری بلوں کی نیلامیوں میں بینکوں کی شرکت میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ حکومتی وثیقہ جات میں بینکوں کی دلچسپی کی وجوہات یہ ہیں: (1) بینکوں کے پاس قرض دینے کے قابل رقوم کی وافر مقدار میں دستیابی<sup>32</sup> (2) نئی شعبے اور حکومت کو قرضہ دینے کے شرح سود کے تفرق کا کم ہونا<sup>33</sup> (3) قرضہ جاتی معیار میں مزید خرابی سے بچنے کے لیے خطرے سے پاک حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری سے متعلق بینکوں کی ترجیحات میں تبدیلی، اور (4) منڈی کی یہ توقعات کہ معیشت میں شرح سود بلند ترین نقطے تک پہنچ چکی ہے (دیکھئے جدول 4.9)۔

#### کاروباری شعبے کے قرضوں کا رجحان

گزشتہ چند برسوں کے دوران کاروباری شعبے کے قرضوں میں مضبوط نمو رہی ہے تاہم، جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران اس میں خاصی سست روی دیکھی گئی اور یہ کم ہو کر 7.6 فیصد پر



آگئی، جو گزشتہ تین سالوں کی اوسط نمو سے 6.3 فیصدی درجے کم ہے۔ اگرچہ معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی نمو میں تیزی رہی، لیکن جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران جاری سرمائے اور تجارتی قرضوں کی نمو میں نمایاں کمی نے قرضوں کی مجموعی طلب کو خاصا متاثر کیا ہے۔<sup>34</sup>

#### معینہ سرمایہ کاری کی بلند طلب کی وجوہات

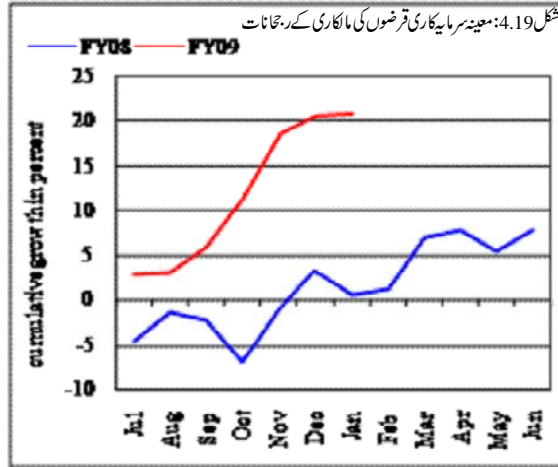
گزشتہ تین برسوں کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں سست روی کے برعکس جولائی تا جنوری

مالی سال 2009ء میں اس میں 21 فیصدی بلند نمو ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.18)۔ ماہانہ رجحانات ظاہر کرتے ہیں کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں ہونے والے اضافے کا زیادہ حصہ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء تک مرکوز رہا ہے جبکہ جنوری و دسمبر کے دوران ان کی طلب معتدل سطح

<sup>32</sup> اسے دسمبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران ٹریژری بلوں کی اضافی بولیوں سے لیا گیا ہے (دیکھئے جدول 4.8)۔

<sup>33</sup> ششماہی کا بنیاد اور ششماہی رپورٹ کا فرق ستمبر 2009ء کے 152 بیس پوائنٹس سے کم ہو کر فروری 2009ء میں 106 بیس پوائنٹس پر آ گیا۔

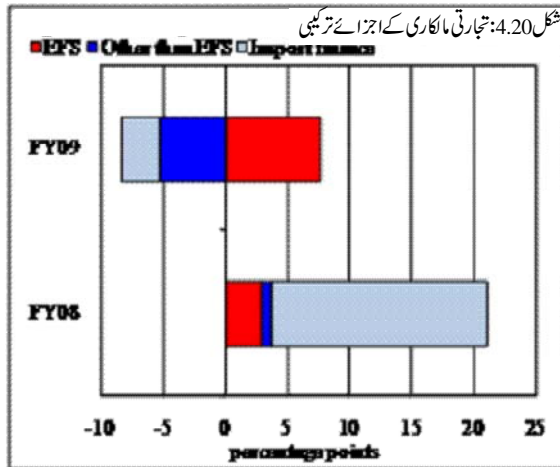
<sup>34</sup> تاہم یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ جولائی - ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران قرضوں کی نمو میں جاری سرمائے کے قرضوں کا حصہ غیر معمولی سطح پر ہے (دیکھئے شکل 4.17)۔



پر رہی (دیکھئے شکل 4.19)۔ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب وسیع البنیاد ہے کیونکہ کھاد، بجلی، تجارت، ٹیلی مواصلات اور تعمیرات جیسے شعبوں میں دو ہندسی نموریکارڈ کی گئی ہے۔

تاہم یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ مالی سال 2008ء میں ہونے والی نموا یک اتفاق ہے کیونکہ زیادہ تر کارپوریٹ ادارے نجی وثیقہ جات جاری کر رہے تھے تاکہ (1) اپنے توسیعی منصوبوں کی مالکاری کر سکیں اور (2) بعض معاملات میں

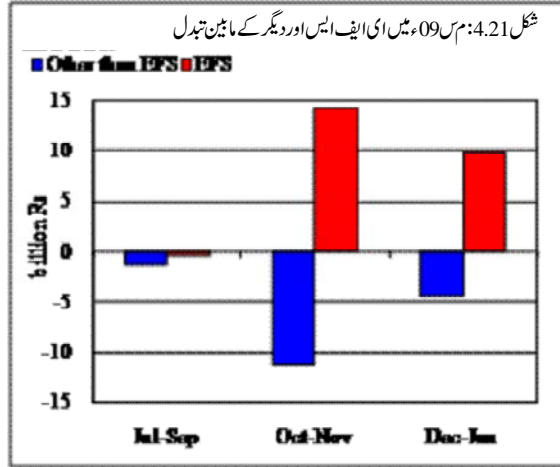
طویل مدتی قرضوں کی ادائیگی کر سکیں۔<sup>35</sup> چنانچہ اس سال کے لیے معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی طلب متوقع تھی کیونکہ کارپوریٹ منڈی میں مالی سال 2009ء کے دوران کوئی قرضہ جاری وثیقہ جاری نہیں کیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بجلی، کھاد اور تعمیرات جیسے چند شعبوں میں قرضوں کی طلب بڑھنے کا پہلے سے ہی امکان موجود تھا کیونکہ گزشتہ دو



برسوں کے دوران انہوں نے اپنی مالیاتی بندش کا عمل مکمل کر لیا تھا۔ بجلی کے شعبے میں معینہ سرمایہ کاری کا سبب بجلی پیدا اور تقسیم کرنے والی کمپنیوں میں توسیع، تعمیرات کے شعبے میں ایک بڑی تعمیراتی نے کمپنی رہائشی منصوبوں کے لیے قرضے حاصل کیے جبکہ کھاد میں معینہ سرمایہ کاری کی طلب کی اہم وجہ کھاد بنانے والی ایک بڑی کمپنی میں توسیعی سرگرمیاں ہیں۔

مزید برآں، ٹیلی مواصلات کے شعبے میں معینہ سرمایہ کاری میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور یہ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے 10.3 فیصد سے بڑھ کر 23.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس سے مختلف ٹیلی مواصلات کمپنیوں کی جانب سے وائرلیس انٹرنیٹ نیٹ ورک میں توسیع کی عکاسی ہوتی ہے۔

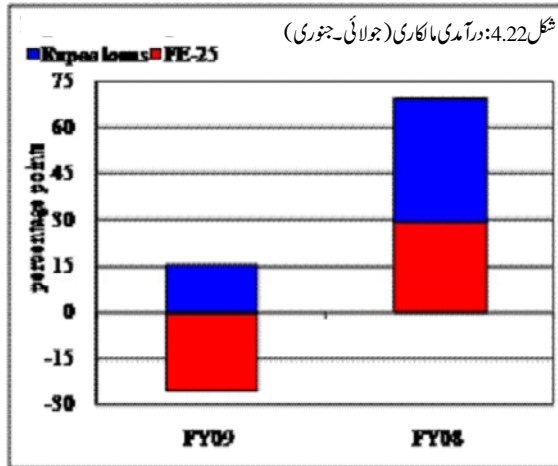
<sup>35</sup> تفصیلات کے لیے دوسری سہ ماہی کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیے۔



### تجارتی قرضوں میں کمی کا باعث بننے والے عوامل

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران تجارتی قرضوں کی نمو تیزی سے کمی کے بعد 0.9 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں اس میں 21 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی تھی۔ مجموعی تجارتی قرضوں میں ای ایف ایس کے بڑے حصے کے باوجود مذکورہ کمی دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے شکل 4.20)۔ اگرچہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران ای ایف ایس کی مد میں دیے جانے والے قرضوں میں 14.8 فیصد کی بلند نمو ہوئی ہے جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں صرف

5.1 فیصد تک رہی تھی تاہم دیگر اسکیموں (خصوصاً ایف ای 25 قرضوں) میں قرضوں کی واپسی نے ای ایف ایس قرضوں کی بلند نمو کے اثرات کو زائل کر دیا۔ ایف ای 25 قرضوں کی واپسی کا سبب ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کا گرنا ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے برآمد کنندگان نے (1) واجب الادا ایف ای 25 قرضوں کو ای ایف ایس میں بدل دیا اور (2) اپنی جاری سرمائے کی ضروریات کو ای ایف ایس کے ذریعے پورا کیا (دیکھئے شکل 4.21)۔



اجناس وار جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ ای ایف ایس میں ہونے والا زیادہ تر اضافہ چاول اور تولیے و سوتی کپڑوں جیسی ٹیکسٹائل مصنوعات میں ہوا ہے۔ چاول کے تاجروں کو دیے گئے قرضوں کا سبب اس کی عمدہ فصل اور برآمدی نرخوں کی بلند سطح ہے۔ اسی طرح تولیے اور سوتی کپڑے کے لیے قرضوں کی بلند سطح سے ان اشیاء کی زیادہ برآمدی مقدار کی عکاسی ہوتی ہے۔<sup>36</sup>

یہ امر قابل ذکر ہے کہ برآمد کنندگان کی مدد کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی ای ایف ایس اور ای ایف ایس کی خدمت پر بڑھادی<sup>37</sup> جس

<sup>36</sup> تفصیلات کے لیے تجارت پرکیشن ملاحظہ فرمائیے۔

<sup>37</sup> جنوری تا مارچ 2009ء کے زری پالیسی بیان میں اسٹیٹ بینک نے ای ایف ایس اور ای ایف ایس کے تحت بینکوں کی حد کو بڑھا کر 35 ارب روپے کر دیا۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے زری پالیسی بیان برائے جنوری تا مارچ مالی سال 2009ء۔

جدول 4.10: جاری سرمائے کے قرضے				
نمونیہ صد میں				
اکتوبر تا جنوری		جولائی تا جنوری		
مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	
-1.5	24.8	3.2	19.6	کاروباری شعبہ
1.0	7.5	1.1	14.2	الف۔ زراعت، شکار اور جنگل بانی
5.1	30.6	11.8	20.3	ب۔ اشیاء سازی
14.1	42.5	16.1	33.7	i۔ ٹیکسٹائل
19.2	52.9	24.4	42.1	ریشہ سازی
5.2	25.7	22.3	46.6	ii۔ سینٹ
-24.6	-1.2	38.7	-39.0	iii۔ کیمائی کھاد
-15.7	36.1	-1.4	35.7	ج۔ بجلی
-4.7	31.6	-14.1	32.4	د۔ تعمیرات
-5.2	17.7	-4.7	17.3	ه۔ تجارت اور کاروبار
-27.2	68.9	-21.4	3.8	و۔ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات
-12.2	38.3	8.5	54.2	ز۔ دیگر کاروباری سرگرمیاں*
* سی ایف ایس کے تحت اشاک پروکزر / تجارت کو دیئے گئے قرضے شامل ہیں۔				

کے نتیجے میں بینکوں کو برآمد کنندگان کو خاصے رعایتی نرخوں پر قرضے مہیا کرنے کے لیے مزید سیالیت دستیاب ہوگئی۔ برآمدات کے لیے نرخ مزید کم کرنے کے لیے حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے ایکسپورٹ فنانس اسکیم کے تحت کارکردگی پر مبنی مارک اپ ریٹس بھی جاری کیے ہیں۔<sup>38</sup>

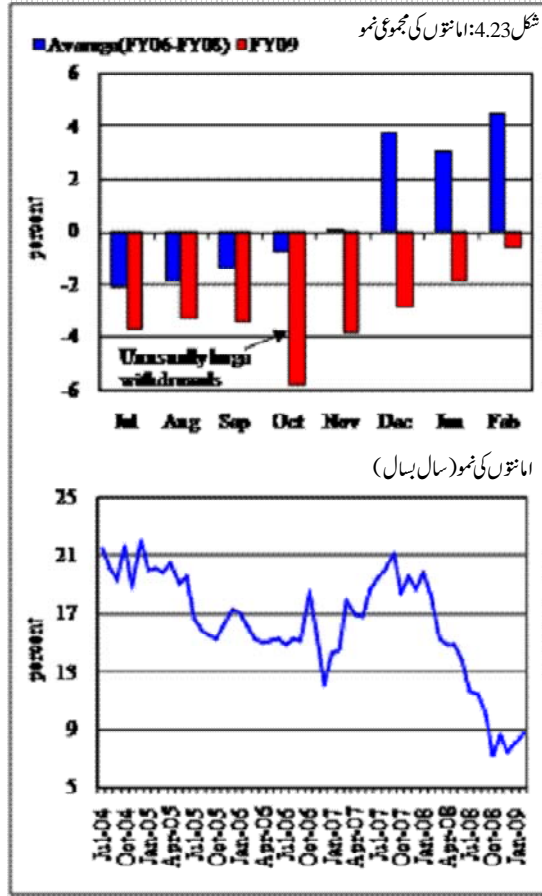
جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران درآمدی مالکاری میں کمی کی عکاسی درآمد کنندگان کو ایف ای 25 اور مقامی کرنسی میں دیئے گئے قرضوں سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.22)۔ درآمدی مالکاری میں کمی کا ایک اہم سبب تیل کے عالمی نرخوں میں نمایاں کمی کے باعث ملکی درآمدات کے اخراجات میں کمی تھا جبکہ روپے کی قدر پر دباؤ بھی درآمدی مالکاری کی طلب میں مزید کمی کا باعث بنا۔

#### جاری سرمائے کے قرضوں کی پست طلب کا باعث بننے والے عوامل

گذشتہ چار برسوں کے دوران بلند شرح نمو حاصل کرنے کے بعد جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی نمو خاصی کمی کے بعد 3.2 فیصد پر آگئی جو گذشتہ چار برسوں کی اوسط نمو کے مقابلے میں 18.6 فیصدی درجے کم ہے۔ جولائی تا جنوری کی مدت کا تفصیلی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر معمولی نمو کے بعد اکتوبر 2008ء کے بعد سے اس میں تیزی سے کمی ہونا شروع ہوگئی تھی۔ اس لیے پہلی سہ ماہی میں غیر معمولی نمو کے بعد اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں خاصی کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 4.10)۔

اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران مختلف شعبوں میں جاری مالکاری کی طلب میں کمی آئی ہے جو گذشتہ برس کے رجحان کے بالکل برعکس

<sup>38</sup> تفصیلات کے لیے ایس ایم ایف ای ڈی کا سرکولر نمبر 06 مورخہ 9 مارچ 2009ء ملاحظہ فرمائیے۔



ہے۔ کارپوریٹس میں جاری ماکاری کی طلب گھٹنے کے اہم عوامل میں معاشی سست روی کے علاوہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد خام مال کی قیمتوں میں نمایاں کمی تھی۔ مثلاً، نومبر 2008ء سے خام کپاس کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کی جاری ماکاری کی طلب میں 19.2 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 52.9 فیصد رہی تھی۔ اسی طرح، اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران تعمیراتی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں کا ایک سبب فولاد کے نرخوں کا گرنا بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں رہائشی کاروبار کی سرگرمیوں میں سست روی کا رجحان رہا، جس کی عکاسی ریتل اسٹیٹ کی قیمتوں میں کمی سے ہوتی ہے۔

اسٹاک مارکیٹ کے انجماد اور اس کے نتیجے میں حصص کی قدر و قیمت گرنے کی وجہ سے کارپوریٹ اداروں نے مزید سرمایہ کاری کے لیے سی ایف ایس کے تحت قرضے لینے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔ نتیجتاً، اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران اسٹاک بروکرز رابینٹوں کو دیے جانے والے

قرضوں کی نمو گزر کر 12.2 فیصد ہو گئی جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 38.3 فیصد رہی تھی۔

اکتوبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران بجلی کے شعبے کی طلب میں کمی کا جزوی سبب کچھ آئی پی پیز کی جانب سے اپنے مالی اخراجات کم کرنے کے لیے بینکوں کے قرضوں کی واپسی تھی جبکہ کچھ آئی پی پیز کی جانب سے ستمبر 2008ء تک اپنی مقررہ حد کے مطابق قرضہ لینا بھی اس کی اہم وجہ ہے۔

کھاد کے شعبے میں اگرچہ جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران قرضوں کی طلب مضبوط رہی تاہم اس کے بعد کے مہینوں میں یہ تیزی سے کم ہوئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کے شعبے کے لیے بلند طلب کا ایک سبب حکومت کی جانب سے

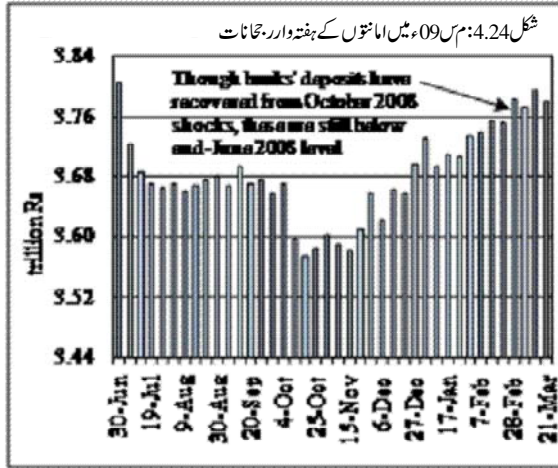


ڈی اے پی پر زراعت کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر بھی ہے۔<sup>39</sup>

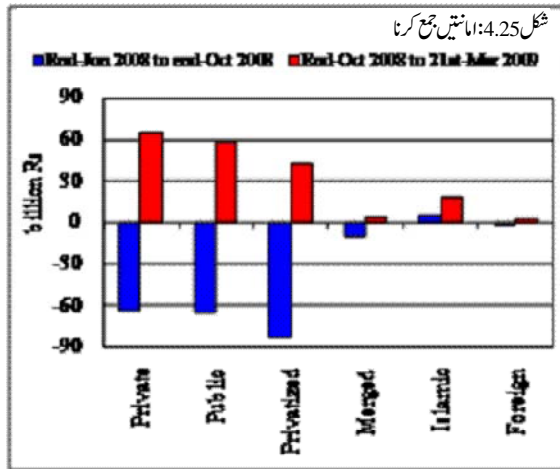
#### 4.4 امانتیں جمع کرنا<sup>40</sup>

جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران بینکوں نے امانتیں جمع کرنے کے معاملے میں خاصی کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا کیونکہ بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں 0.6 فیصد کمی آئی ہے،<sup>41</sup> یہ صورتحال گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران امانتوں میں ہونے والی 4 فیصد نمو کے بالکل برعکس ہے۔ عید الفطر کے ابتدائی دو ہفتوں کے دوران بھاری مقدار میں امانتیں نکلوائی گئیں، جس کی وجوہات میں مقامی بینکوں کے استحکام کے متعلق خدشات، سرمایہ کاروں کی جانب سے بڑے پیمانے پر میوچل فنڈز کی دوبارہ خریداری، بلند گرائی کے باعث امانتوں کے متعلق عوامی ترجیحات میں تبدیلی، قومی بچت اسکیموں پر بلند منافع، اقتصادی سست روی اور بیرونی کھاتے پر مسلسل دباؤ شامل ہیں۔ اس لیے امانتوں میں مجموعی نمو جو عام طور پر ہر سال نومبر میں مثبت رجحان کی حامل ہوتی ہے، اس میں فروری 2009ء تک منفی رجحان برقرار ہے (دیکھئے شکل 4.23)۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ امانتوں کی سال بسال نمو میں مسلسل کمی کا رجحان بظاہر ختم ہو گیا ہے۔ مجموعی طور پر

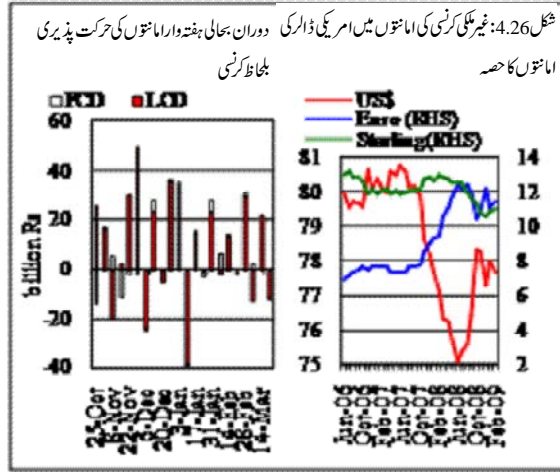


بھاری مقدار میں امانتیں نکلوائی گئیں، جس کی وجوہات میں مقامی بینکوں کے استحکام کے متعلق خدشات، سرمایہ کاروں کی جانب سے بڑے



<sup>39</sup> کاشت کاروں کو ڈی اے پی کے عالمی نرخوں میں ہونے والے اضافے سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے حکومت مصنوعی کھاد کی کمپنیوں کو اس کی قیمتوں کا تفرق ادا کر رہی ہے۔ تاہم فروری 2008ء سے ڈی اے پی کے عالمی نرخوں میں ہوشربا اضافہ دیکھنے میں آیا اور اگست 2008ء میں یہ بڑھ کر 174.1 ڈالر فی میٹرک ٹن تک پہنچ گئے۔ اگرچہ حکومت نے جون 2008ء میں ڈی اے پی پر زراعت کو 470 روپے فی بوری سے بڑھا کر 1000 روپے فی بوری کر دیا تھا تاہم، بعد ازاں اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے اسے 2200 روپے فی بوری کر دیا گیا۔ لیکن چند مصنوعی کھاد کمپنیوں کے زراعت کے دعووں میں تاخیر کے باعث ان کمپنیوں کو اپنا مالکاری کا فرق دور کرنے کے لیے بینکاری نظام سے قرضہ لینا پڑا۔

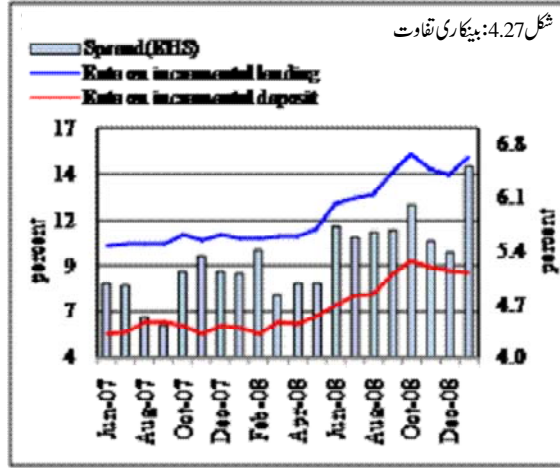
<sup>40</sup> امانتوں پر کی جانے والی بحث بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں پر مبنی ہے۔ اس میں حکومتی امانتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔  
<sup>41</sup> یہاں یہ واضح رہے کہ جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران امانتوں کی مجموعی نمو میں کمی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ جولائی 2008ء میں (جو امانتیں نکلوانے کا موقع ہوتا ہے) بڑی مائیت کی امانتیں نکلوائی گئیں۔



بینکاری نظام اکتوبر 2008ء میں پیدا ہونے والے بحران کے نتیجے میں بھاری مقدار میں رقوم کے اخراج کے اثرات سے باہر آنے میں کامیاب ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 4.24)۔ بینکوں کو وسط ستمبر کی امانتوں کی سطح کو دوبارہ حاصل کرنے میں تین ماہ سے بھی زائد وقت لگا ہے۔ بینکوں کی امانتوں کی بحالی کے عمل کی سست روی حیران کن نہیں کیونکہ مقامی بینکوں کے استحکام سے متعلق کھاتہ داروں کے اندیشے دور ہونے میں وقت لگتا ہے۔

تاہم بحالی کا عمل تمام بینکوں میں یکساں نہیں ہے۔ کچھ بینک اپنی امانتوں کی بنیاد کو دوبارہ جلد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، دیگر کو اس میں کافی وقت لگا؛ جبکہ کچھ بینک ابھی تک اپنی امانتوں میں کمی کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کی تلافی میں مصروف ہیں۔

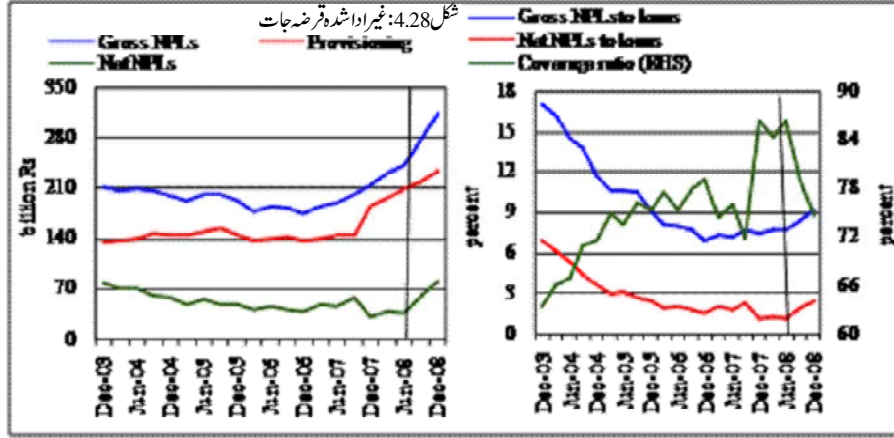
اکتوبر 2008ء کے بعد کی مدت میں بینکوں کا گروپ وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ سرکاری ونچی بینک دونوں ہی جون تا اکتوبر 2008ء کے دوران اپنی امانتوں میں ہونے والی کمی کو پورا کر چکے ہیں۔



سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں میں زیادہ تر امانتوں کی نمونہ بڑے بینک تک مرکوز رہی ہے کیونکہ اس میں موجود حکومت اور پی ایس ایز کی امانتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ملکی نجی بینکوں کی امانتوں میں اضافے کا سبب پی ایس ایز، کارپوریٹ اور ٹیلی کام کے شعبوں کی امانتوں کا بڑھنا ہے۔

دوسری جانب نجکاری شدہ بینکوں میں امانتوں کی بحالی کا عمل سست روی کا شکار ہے۔ حال ہی میں ضم ہونے والے کچھ بینکوں کو اکتوبر 2008ء کے بعد بھی

امانتوں کے اخراج کا سامنا رہا۔ ٹیلی مواصلات اور ریٹائرمنٹ کے شعبوں کی کمپنیوں کی امانتوں کی عرصیت کی تکمیل کا بھی ان کی رقوم میں ہونے والی کمی میں حصہ رہا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ ضم شدہ بینکوں کی جانب سے امانتوں پر شرح منافع میں خاصے اضافے کے باوجود امانتیں نکالنے کا سلسلہ جاری رہا۔



جدول 4.11: غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب - شعبہ دار

دسمبر 07ء	جون 08ء	دسمبر 08ء
7.14	7.58	8.88
11.07	8.75	7.69
17.86	13.57	8.85
10.74	12.62	14.60
3.54	8.01	6.55
7.12	4.99	9.06
10.05	17.36	8.63
6.05	6.31	7.49
9.25	11.22	15.79
18.68	16.55	15.77
4.37	5.50	6.93
3.52	4.81	5.50
4.63	5.88	5.93
7.85	10.52	7.79
5.28	5.64	7.41
1.01	0.77	1.40
2.63	2.22	2.75
0.66	1.13	2.87
0.00	0.14	0.30
1.47	0.64	0.57
7.44	7.72	9.13

اکتوبر 2008ء میں غیر ملکی کرنسی کی امانتیں (خصوصاً امریکی ڈالر میں) بھاری مقدار میں نکالی گئیں اور یہ ایک بار پرکشش بن رہی ہیں۔ امریکی ڈالر میں امانتوں کا حصہ بھی بڑھ رہا ہے (دیکھئے شکل 4.26)، جس کا اہم سبب ایف سی ڈی کھاتوں کا بڑھنا ہے۔

اگرچہ تمام بینکوں نے امانتوں پر شرح منافع میں اضافہ کر دیا ہے تاہم جون 2008ء سے اب تک بینکاری صنعت کا تفاوت 100 پیس پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 7.78 فیصدی درجے تک پہنچ گیا ہے جو کہ حالیہ برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ امر باعث توجہ ہے کہ جون 2008ء میں بچت رپلی ایل ایس امانتوں پر 5 فیصد کی حد متعارف کرانے کے بعد تفاوت میں کمی آئی ہے۔

اگرچہ جولائی تا اکتوبر 2008ء کے دوران قرضوں اور امانتوں کے شرح سود میں اضافہ ہو رہا ہے، تاہم

سیالیت کی قلت پر قرضوں کی شرح سود نے زیادہ اثرات مرتب کیے، جس کے نتیجے میں بینکاری تفاوت بڑھ گیا۔ اس کے برعکس اکتوبر 2008ء اور اس کے بعد اسٹیٹ بینک کی جانب سے بھاری مقدار میں سیالیت کی فراہمی نے بینکوں پر اپنی امانتوں کی بنیاد میں جارحانہ اضافے کے دباؤ کو کم کر دیا۔ نتیجتاً، امانتوں پر شرح منافع بڑھ گئی جبکہ قرضوں پر شرح سود میں کوئی تبدیلی نہیں آئی جس کی وجہ سے بینکاری تفاوت مزید بڑھ گیا (دیکھئے شکل 4.27)۔

#### 4.5 غیر ادا شدہ قرضے

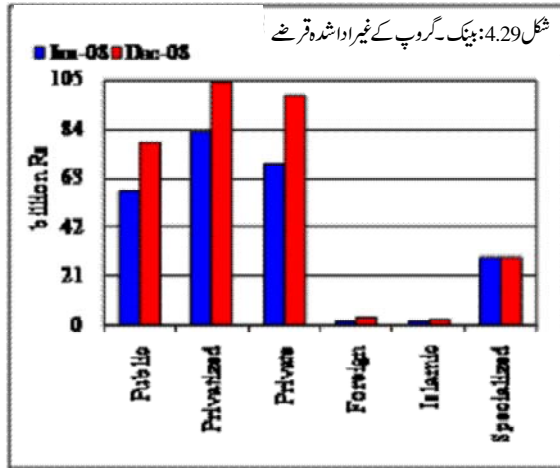
جولائی تا دسمبر مالی سال 2008ء کے دوران بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار میں خاصا بگاڑ دیکھا گیا ہے کیونکہ مجموعی غیر ادا شدہ قرضے

جدول 4.12: غیر ادا شدہ قرضوں میں سب سے زیادہ اضافے والے پانچ بینکوں کے کوائف

دسمبر 2007ء تا جون 2008ء	جون 2008ء تا دسمبر 2008ء
5 بینکوں کا فیصد حصہ	
مجموعی غیر ادا شدہ قرضے	75
کل اثاثے	241
مجموعی قرضے	442
<sup>1</sup> دسمبر 2007ء تک کے اثاثے	<sup>2</sup> دسمبر 2007ء تک کے اثاثے
<sup>3</sup> دسمبر 2007ء تک کے قرضے	<sup>4</sup> دسمبر 2007ء تک کے قرضے

جون 2007ء کی سطح کے مقابلے میں 30 فیصد (72.3 ارب روپے) اضافے کے ساتھ بڑھ کر آخر دسمبر 2008ء تک 313.7 ارب روپے ہو گئے (دیکھئے شکل 4.28)۔ بینکوں کی تمویں کی سطح قدرے پست تھی جزو اس لیے کہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو تمویں اخذ کرتے وقت ضمانت کی لازمی فروخت کا 30 فیصد تک استعمال کرنے کی اجازت

دی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران خالص غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر دگنے ہو گئے اور کویتیج کا تناسب تیزی سے کم ہو گیا۔ خالص غیر ادا شدہ قرضوں میں ہونے والا یہ اضافہ اور قرضوں کی نمو میں سست روی بھی خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور خالص قرضوں کے تناسب میں تیزی سے اضافے کا باعث بنی ہے۔



معاشی سست روی کے باعث کارپوریٹ اداروں کی بیلنس شیٹ پر بڑھتا ہوا دباؤ بھی غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کا ایک اہم سبب ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب، جوتوں اور چمڑے، سیمنٹ اور زرعی کاروبار کے وبائی تناسب میں کمی آئی ہے۔

اگرچہ جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران صارفی مالکاری کے غیر ادا شدہ قرضوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تاہم اس مدت میں مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں میں اس کا حصہ کم ہو گیا ہے۔ مزید برآں، جون تا دسمبر 2008ء کے دوران صارفی قرضوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ زیادہ تر ایک بینک میں مرکوز رہا اور یہ بینک صارفی قرضوں میں 50 فیصد اضافے کا ذمہ دار ہے۔ صارفی اشیائے نقیش کے علاوہ صارفی کریڈٹ کے دیگر تمام زمروں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے جدول 4.12)۔

بینکوں کا گروپ وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ (1) سرکاری ونجی بینکوں دونوں کو ہی غیر ادا شدہ قرضوں میں تیزی سے اضافے کا سامنا ہے (دیکھئے شکل 4.29)، (2) زیادہ تر بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضے بڑھ رہے ہیں۔ اس کی عکاسی اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ سال 2008ء کے دوسرے نصف حصے میں بینکاری نظام کے مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں میں ہونے والے اضافے میں پانچ بینکوں کا حصہ 55 فیصد بنتا ہے۔ سال 2008ء کے پہلے نصف حصے میں تقریباً 75 فیصد اضافی غیر ادا شدہ قرضے پانچ بڑے بینکوں میں مرکوز تھے (دیکھئے جدول 4.12)، (3) سال 2008ء کی دوسری ششماہی میں زیادہ تر بڑے بینکوں کو غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس کی عکاسی مجموعی اثاثوں اور قرضوں میں ان کے حصے میں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔